پروفیسر خالد شبیر احمد

منقبت امیر المؤمنین، خلیفہ راشد
سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

ہے کتنی شان و عظمتِ فاروقؓ دل پذیر
اقرب رسولِ پاک کے صدیقؓ کے وزیر
ہر طرح عہد جن کا ہاں پُرسکوں رہا
جن کے حضور کفر سدا سر نگوں رہا

بے مثل اُن کا عہد تھا آن و شان میں
شہرت ہے جن کے نام کی سارے جہان میں
ریشم کی طرح نرم تھے اپنوں کے واسطے
شعلہ تھے برق و رعد تھے غیروں کے واسطے

کہتے ہیں اب تو غیر بھی یہ بات برملا
لائیں کہاں سے ڈھونڈ کے فاروقؓ دوسرا
تہذیبِ دینِ حق کے یہ فرزندِ ارجمند
ہر زاویے سے نامِ نبی کر گئے بلند

کیا رتبہ بلند ملا ہے حضور ﷺ سے
روشن جہاں انھی کے ہے ایماں کے نور سے
دینِ مبیں کی شان کے تھے پاسبان وہ
تھے غیرتِ رسول کے بھی ترجمان وہ

زندہ ہے اُن کا نام زمانہ کوئی بھی ہو
عنوانِ عشق وہ ہیں فسانہ کوئی بھی ہو
چمکتا رہے گا نام سدا اُن کا آفتاب
روشن ہے جن کی زیست کا اب بھی ہر ایک باب

اس میں ہو کیا کلام مرادِ رسول تھے
منصف مزاج، متقی اور بااصول تھے
ہر وصف بے مثال تو کردار خوب تر
احساسِ ذمہ داری سے سرشار سر بہ سر

دروازہ نفرتوں کا ہے بند آپ نے کیا
پرچم محبتوں کا بلند آپ نے کیا
اُن کے مشیرِ خاص تھے عثمانؓ اور علیؓ
سُنتے ہی جن کے نام کھلے دل کی ہر کلی

دنیا پہ حکمرانی کا دستور دے گئے
اُمّت کو سرفرازی کا منشور دے گئے
سچی سیاستوں کا وہ عنوان بن گئے
ہر باضمیر شخص کا ایمان بن گئے

خالدؔ کی کیا مجال، کرے اُن کی شاں بیاں
قرآں ہے جن کے رتبہ عالی کا ترجماں